www.KitaboSunnat.com

جناب ریاض الحسن نوری ایم اے

روشن دَور کی تاریکیاں

مادی سائنس اور فلسفے کے شاخسانے

ان کالموں میں یہ مضمون درس قرآن جس کی ابتداء ہم نے اپریل ۷۱ء سے کی تھی، کی قسط نمبر ۶ کی جگہ شائع کیا جا رہا ہے کیونکہ اسے ہم ان شاء اللہ "اسلامی معیشت نمبر" میں مسئلہ معیشت کی شرعی حیثیت سے ایک مستقل مضمون کی شکل میں ہدیۂ قارئین کریں گے۔ نیز خاص نمبر تک ہم نے درسِ قرآن کو ملتوی کر دیا ہے کیونکہ اس دوران کئی دیگر مضامین کی فوری اشاعت (جسکا ہم اعلان کر چکے تھے) بھی ہمارے پیشِ نظر ہے۔ ہم خاص نمبر کے بعد درسِ قرآن اور درسِ حدیث دونوں کی مستقل اشاعت کا فیصلہ کیا ہے۔
(وھو الموفق)

کسی گھڑی یا دیواری گھنٹے کے اندر خواہ کتنے ہی خوبصورت پرزے ہوں، کیسی ہی قیمتی دھاتیں استعمال کی گئی ہوں۔ دانش و حکمت کا ان کی ترتیب میں کتنا ہی دخل ہو اور کیسے ہی بڑے سائنس دان اور ماہرینِ ریاضیات اور انجینئر اس کی تشکیل میں حصہ دار ہوں، مشینری کی ساری قدر و قیمت کا تعین اس کے اس ڈائل سے ہوتا ہے جس پر سوئیوں کی نپی تلی حرکت بطور نتیجہ وقت دکھاتی ہے۔ ڈائل پر اگر وقت کا حساب غلط آ رہا ہے، سوئیاں تیز چل رہی ہیں، سست چل رہی ہیں یا کوئی ایک ڈھیلی ہو کر رہ گئی ہے اور اگر یہ بے قاعدگی مستقل ہو، روز بروز بڑھتی جائے اور ماہر ترین مرمت کار بھی اسے صحت و اعتدال پر نہ لا سکیں تو پھر ڈائل کے پیچھے چاہے سونے چاندی کے پرزے ہوں اور پچاسوں ہیرے کی کنیاں (JEWELS) لگی ہوں، گھڑی یا گھنٹے کی وقعت ختم ہو جائے گی۔

بعینہٖ یہی حالت کسی نظامِ زندگی یا تہذیب کی ہوتی ہے، وہ بے شمار علمی کارناموں، فلسفیانہ افکار، سائنسی سرگرمیوں، قانونی نظام، معاشی رابطوں، سیاسی اداروں اور کئی دوسری چیزوں سے ترکیب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاتی ہے اور ان چیزوں کو اگر الگ الگ دیکھا جائے تو ہر چیز بڑی قابلِ قدر، عظیم اور مرعوب کن معلوم ہوتی ہے لیکن ان ساری سرگرمیوں، تنظیموں اور اداروں کی اصل قدر و قیمت تہذیب کے ڈائل ہی کو دیکھ کر متعین ہو سکتی ہے۔ تہذیب کا ڈائل اس کی وہ ذہنی و اخلاقی فضا ہوتی ہے جو بتاتی ہے کہ آیا انسان حالتِ اطمینان سے بہرہ مند ہے، یا خوف و اضطراب اور حزن و ملال سے۔ کسی نظریہ یا نظامِ حیات نے اسے عظمت دی ہے یا اسے پستی میں دھکیل دیا ہے۔ تہذیب کے اس ڈائل پر اعداد و شمار کی سوئیاں آپ کو بتاتی ہیں کہ تشدد، جرائم، جنسی انتشار، خودکشی اور نفسیاتی امراض کا تناسب بڑھ رہا ہے یا گھٹ رہا ہے۔

سائنس کی رہنمائی میں مغرب نے جس مادی نظامِ حیات کی تشکیل سرمایہ دارانہ بنیادوں پر کی تھی اور جس کی تکمیل اب سوشلزم کی صورت میں ہوئی ہے، اس کے پیچ پرزے بہت قیمتی اور خوبصورت ہیں اور ان پر بڑی محنتیں ہوئی ہیں۔ لیکن ان پیچ پرزوں کا جو نتیجہ تہذیبِ جدید کے ڈائل پر سامنے آرہا ہے وہ بے حد مایوس کن ہے اور یہ نتیجہ ہی اس بات کی شہادت ہے کہ سرے سے وہ نظریات ہی باطل ہیں جن سے دورِ حاضر کی تہذیبی مشین کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اس مشین کے پرزوں کی ترتیب غلط ہے اور ان کی حرکت اور ان کا عمل فاسد ہے۔

جدید دور کی نہ صرف رہنما طاقت سائنس ہے، بلکہ سائنس کو لوگوں نے ایک "اِلٰہ" کی حیثیت دے دی ہے اور سائنس کی پیدا کردہ مشینیں دیویاں اور دیوتا بن کر انسان کو محکوم بنائے ہوئے ہیں سائنس کے نظریات و قیاسات پر ——— ان کے نت نت تبدیل ہونے کے باوجود ——— ہر شخص بڑی آسانی سے ایمان لے آتا ہے۔ سائنس کو لوگوں نے امرت دھارا کی طرح ہر مرض کی دوا قرار دے لیا ہے بلکہ وہ اسے پیر جی کے تعویذ اور کسی صوفی کے چھو منتر کی طرح عقیدت کا مرکز بنائے ہوئے ہیں یہ سائنس پرستی خود ایک بڑا روگ ہے۔ یہی روگ سائنسی نظریات و تصورات کے دائرے میں ماڈرن ازم یا جدیدیت کہلاتا ہے۔

نوخیز اور ترقی پذیر ممالک میں جدیدیت ایک نئے مذہب کی حیثیت میں امڈ رہی ہے اور نئے مذہب کی حیثیت ہی میں وہ ہر مذہب کو توڑ پھوڑ دینا چاہتی ہے۔ جو بھی جدیدیت کے زیرِ اثر آتا ہے وہ اسے ہانک کر سائنس کے الٰہ کی پرستش کی طرف لے جاتی ہے مگر اس جدیدیت کے جرعہ ہائے رنگیں کی تلخیوں کا جو کرب اسکے مغربی فدائیوں کو درپیش ہے اس کا پوری طرح کسی کو اندازہ نہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماڈرن ازم کے مغربی ناقدین

سی، جی، ینگ نے ایک کتاب لکھی ہے۔ "جدید انسان روح کی تلاش میں" (Modern Man in search of a soul) اس میں وہ سطحیت کی اس بیماری کا تذکرہ کرتا ہے جو ماڈرن ازم کے نا... سے پائی جاتی ہے:

"بہت سے لوگ اپنے آپ کو ماڈرن کہلاتے ہیں۔ خاص طور پر وہ جو نمائشی یا نقلی ماڈرن ہیں۔ پس صحیح قسم کا ماڈرن آدمی بالعموم ایسے لوگوں میں پایا جاتا ہے جو اپنے آپ کو قدامت پسند کہتے ہیں۔" (ص ۲۲۹)

پھر وہ ماڈرن ازم کی اس نمائشی سطح سے نیچے اتر کر زندگی کے تلخ حقائق کو اس تاثر کے ساتھ نمایاں کرتا ہے کہ خالص مادی تحفظ و اطمینان سے بھی انسان محروم ہو گیا ہے۔ کیونکہ:

"وہ یہ دیکھتا ہے کہ مادی ترقی کا ہر قدم ہولناک تر تباہی کے خطرے میں بہت زیادہ اضافہ کر دیتا ہے (ایٹمی ایجادات اور تباہ کن اسلحہ کو مدنظر رکھتے ہوئے) یہ تصویر احوال تصور کو دہشت زدہ کر دیتی ہے۔"

یونگ مغربی تہذیب کی اخلاقی غارت گری کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک واقعاتی تجربہ کو بیان کرتا ہے:

"افریقی مشن تعدد ازدواج کو ختم کر کے قحبہ گری کو رائج کرنے کا باعث بن گئے ہیں۔ صرف یوگنڈا میں ۲۰ ہزار پونڈ سالانہ آتشک و سوزاک کی روک تھام کے لیے صرف ہوتے ہیں اور اخلاقی خرابیوں کی شکل میں جو اصل بربادی ہو رہی ہے وہ اس کے علاوہ ہے اور ان کارناموں کے لیے نیک دل یورپین حضرات اپنے مشنریوں کو تنخواہیں ــــ اور انعامات دیتے ہیں۔" (ص ۲۴۶)

مادی ترقی اور روحانی خلاء

روحانی خلاء کی وجہ سے مغرب کے مادی معاشرے میں جو شدید ذہنی بے چینی پائی جاتی ہے، اس کا اندازہ وہاں کے واقعاتِ قتل، خودکشی، کثرتِ جرائم اور نشہ آور اشیاء کے بڑھتے ہوئے استعمال سے لگایا جا سکتا ہے۔

مثلاً سرمایہ دار امریکہ کا حال یہ ہے کہ ہر منٹ میں ایک نہ ایک شخص خودکشی کی کوشش کرتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کبھی کامیاب ہوتی ہے، کبھی ناکام۔ تخمینہً اعداد کی رو سے سالانہ ۴، ۵ لاکھ افراد خودکشی کے راستے پر گامزن ہوتے ہیں جن میں سے ۵۰ ہزار سالانہ یا روزانہ ۱۳۶ افراد خودکشی میں کامیاب رہتے ہیں [1]

اسی طرح انگلستان جسے دنیا کے بہت سے سوشلسٹ (جن میں کچھ پاکستانی بھی شامل ہیں) اپنے نظریہ کے مطابق ایک اچھے نمونے کا معاشرہ سمجھتے ہیں، وہاں کی حالت بھی کچھ زیادہ بہتر نہیں۔ انگلینڈ اور ویلز میں ۳ تا ۴ لاکھ افراد خودکشی کی کوشش کرتے ہیں [2]۔ یہ تعداد زبانِ حال سے پکارتی ہے ؎

منحصر مرنے پہ ہو جس کی امید
ناامیدی اس کی دیکھا چاہیئے

اب ایک نگاہ اپنے معاشرے پر بھی ڈال لیجئے، جہاں اسلام کے اثر کی وجہ سے خودکشی کے واقعات نہ ہونے کے برابر تھے، وہاں اب جتنا جتنا اثر ونفوذ مغربی نظریات اور تہذیب کو مل رہا ہے۔ خودکشی کے واقعات کا تناسب بھی اسی رفتار سے بڑھ رہا ہے۔ ۱۹۶۵ء میں خودکشی کے ۲۱۷ مقدمات درج ہوئے ان میں سے کچھ تعداد ناکام خودکشیوں کی بھی ہوگی۔

"تناسب تقریباً یہ ہے کہ امریکہ میں ایک دن میں جتنے واقعاتِ خودکشی کے ہوتے ہیں، پاکستان میں اتنی تعداد سال بھر کی ہوتی ہے۔ پاکستان میں ابھی تک اسلامی عقائد و روایات کا جو اثر باقی ہے، وہ معاشرے کے تحفظ کا ذریعہ ہے ————— ایک اور مثال لیجئے:۔

مسٹر پیٹر (Peter Hayes) نے یہ حقیقت بیان کی ہے کہ سوشلسٹ ملک فن لینڈ میں دنیا کے تمام ممالک میں سب سے زیادہ قتل ہوتے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر قتل شراب کے زیرِ اثر کیے جاتے ہیں [3]۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ایک سوشلسٹ ملک کے وہ کارپرداز جو سرمایہ داری اور اس کے پیدا کردہ تعیشات و خرافات کے خلاف نفرت و غصہ جھاڑتے رہتے ہیں۔ ان کا اپنا معاشرہ (خود ان سمیت) شراب اور تمباکو [4] اور جنسی بے راہروی میں مبتلا ہے اور ان بلاؤں کی تباہ کاریوں پر نہ صرف ان کی زبانیں

---

[1] ملاحظہ ہو:۔ clues to suicide - by SHNEIDMAN & FARBEROW (P. 187)

[2] ملاحظہ ہو:۔ suicide and Attempted suicide - by STENGEL (P. 75, 76)

[3] ملاحظہ ہو:۔ مسٹر پیٹر کی کتاب New Horizons in Psychiatry (P. 209)

[4] ۔ ڈاکٹر۔ ڈبلیو۔ ایچ۔ اسٹوارٹ (W.H. STEWART) سرجن جنرل آف یونائیٹڈ سٹیٹس نے نوٹ کیا ہے کہ ہر سال امریکہ میں ۲ لاکھ ۵۰ ہزار افراد تمباکو نوشی کی وجہ سے کم عمری میں موت کا شکار ہو جاتے ہیں ملاحظہ ہو:۔ "AWAKE" weekly 22-4-66. p.3

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گنگ رہتی ہیں بلکہ یہ لوگ خود شراب اڑانے اور اسی حالت میں تصویریں کھنچواتے ہیں اور ان مفاسد کے پروپیگنڈا کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں [1] ــــــ لنڈبرگ اور فارنہیم کا حاصلِ فکر یہ ہے کہ:

"اگرچہ مادی ترقی ایسی بلندیوں تک پہنچ گئی ہے کہ ڈیڑھ سو سال پہلے اس کا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ بیماری اور وبائیں اس درجہ کم ہو گئی ہیں کہ جتنی امید نہیں کی جا سکتی تھی۔ مادی طور پر لطف اندوزی کے ساز و سامان اور طور طریقے چاروں طرف اس طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ کہ پہلے سے ایسا اندازہ نہیں تھا۔ بایں ہمہ موجودہ زمانہ میں جہاں تک جذبات اور محسوسات کا تعلق ہے، انسانی تاریخ میں یہ غالباً سب سے زیادہ غم و اندوہ اور پریشانی و اضطراب کا دور ہے" [2]

ان مصنفین کا اندازہ یہ ہے کہ امریکہ میں بمشکل ۳۳ تا ۵۰ فیصدی افراد نفسیاتی روگوں سے محفوظ ہوں گے اور وہ اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ موجودہ کلچر نے ایسے تشویشناک حالات پیدا کر دیے ہیں کہ امریکہ کی آدھی سے زیادہ آبادی، غم و اضطراب کی تاب نہ لا کر ذہنی عوارض میں مبتلا ہو گئی ہے۔ ان حضرات کا ایک اور دلچسپ و جامع اقتباس بھی پڑھ لیجئے:

"بہت سی بیماریوں اور کم عمری کی موتوں اور افلاس سے محفوظ ہوتے ہوئے اور بے مثال قسم کی کثرتِ دولت میں روپے سے کھیلنے کے باوجود لوگوں کی اکثریت ملول و اندوہگیں رہنے پر بضد ہے۔ یہ لوگ روز بروز اتنے غمزدہ ہوتے جا رہے ہیں کہ اس سے پہلے کبھی نہ تھے ...... انسان اس سے پہلے بھی اگرچہ نفرت اور جنگ و جدل میں مبتلا رہا ہے۔ لیکن یہ شرف موجودہ زمانے کے ترقی یافتہ انسان ہی کے لیے مخصوص ہوا ہے کہ وہ تشدد اور دہشت آفرینی کا باقاعدہ ایک اخلاقی نظام بنا ڈالے ...... مارکسزم ناقابلِ صلح نفرت کا مبلغ ہے اور جو لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ ان کے لیے وہ نہایت ہی آسان نسخہ تجویز کرتا ہے، یعنی موت۔ اس نسخہ کے تختۂ مشق بننے والے لاکھوں انسانوں میں صرف سرمایہ دار اور امیر لوگ ہی نہ تھے بلکہ بہ کثرت غریب کاشتکار تھے۔ نیز دوسرے پیشوں کے افراد

[1] شراب اور قمار کے متعلق راقم کا مضمون ترجمان القرآن میں ملاحظہ فرمایئے۔

[2] ملاحظہ ہو: Modern Women The Lost Sex - by LUNDBERG & FARNHAM M.D (P.22)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی شامل تھے۔ حتیٰ کہ آخر کار بالشویک پارٹی کے درجۂ اول کے لیڈر بھی اس نسخۂ نفرت کا شکار ہونے سے نہ بچ سکے۔" (حوالہ ماسبق)

دینِ اشتراکیت کے ایک عظیم دیوتا اسٹالین کی صاحبزادی سوتیلانہ کی کتاب شہادت دیتی ہے کہ اسٹالین کے قریب قریب سارے ہی سسرالی رشتے دار یا تو حکومت کے تشدد کا شکار ہوئے، یا حکومت ہی کے پیدا کردہ کرب ناک حالات کے زیرِ اثر موت کا لقمہ بن گئے۔ خود اسٹالین کے بیٹوں کا انجام بھی درسِ عبرت ہے۔

ڈاکٹر محمد انور، چونیاں ضلع لاہور

معرکۂ حق و باطل

تم سے دنیا نے اخوت کا سبق سیکھا تھا
شرم کا، مہر و مروت کا سبق سیکھا تھا

تم نے انسانوں کو اک راہ نئی بخشی تھی
جامِ جم[1] بخش تھا اور دولتِ کَے[2] بخشی تھی

آج کیوں تم کو وہ ایامِ وفا یاد نہیں،
وہ بزرگوں کا چلن، حکمِ خدا یاد نہیں

تم کہ صحراؤں کے دل چیر کے رکھ دیتے تھے
تم کہ دریاؤں کے دل چیر کے رکھ دیتے تھے

قوتِ دین کی ضربت سے چٹانیں توڑ دو
تیر بیکار کرو اور کمانیں توڑ دو

ہاں کبھی چہرۂ تاریخ کا غازہ تم تھے
دلِ کونین میں اک ولولۂ تازہ تم تھے

کون کہتا ہے کہ میدان میں ہارے تم ہو
کون کہتا ہے کہ تقدیر کے مارے تم ہو

وہم ہے، غلبۂ باطل بھی کبھی ہوتا ہے!
غیرِ حق، فتح کے قابل بھی کبھی ہوتا ہے؟

عمر فاروقؓ بنو، حیدرِ کرار بنو!
گردنِ کفر پہ اللہ کی تلوار بنو

غم و اندوہ کے اس عہدِ دوامی سے کیا
کس نے انسان کو آزاد غلامی سے کیا

درسِ توحید زمانے کو دیا تھا کس نے
کجکلاہوں کو خبردار کیا تھا کس نے

سایۂ کفر میں خورسند ہوئے جاتے ہو
تم کہ ذلت پہ رضامند ہوئے جاتے ہو

[1] جمشید [2] کیخسرو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ